مسئلہ حجاب۔ مختلف اقوام اور توحیدی ادیان میں

مؤلف: طلعت دہ پہلوان

مترجم: ڈاکٹر خان محمد صادق جونپوری

خلاصہ

آج کے دور میں انسانی حیات کو درپیش مسائل کو نئے انداز سے نئی نسل کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ حجاب ہمیشہ سے دینداری کا ایک اہم سماجی پہلو رہا ہے۔ توحیدی ادیان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی تعلیمات میں ہمیشہ سے مناسب حجاب پر تاکید ہوئی ہے۔

اگرچہ آج کے دور میں مسلمان خواتین کا جو حجاب ہے، اس کی تاریخ، صدر اسلام سے آغاز ہوتی ہے لیکن بہت آسانی سے یہ دعوی کیا جاسکتا ہے کہ حجاب صرف اسلام یا دیگر ادیان سے مخصوص نہیں ہے بلکہ مختلف اقوام و ممالک میں بھی یہ روایت موجودت تھی کیونکہ لباس، ہر انسان خاص کر عورتوں کی سب سے بنیادی ضرورت ہے جس کے ذریعہ سماجی نقصانات سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

یہ بات تو طے ہے کہ اسلام سے قبل بھی حجاب موجود تھا۔ درحقیقت اسلام نے قانون حجاب کو وضع نہیں کیا ہے بلکہ صرف اسے خاص شناخت عطا کی ہے تاکہ عورتوں کے نفسیات کے مطابق ہو، جب کہ دین یہود جیسے دوسرے ادیان، حجاب کے سلسلہ میں افراط کی حد تک سختی سے پیش آتے تھے۔

بہر حال مختلف ادیان میں عورتوں کی فطرت اور خاص شرائط کے مطابق حجاب کو لازم قرار دیا گیا ہے اور دین زرتشت، یہود، عیسائی اور اسلام میں اسے لازم و واجب قرار دیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں ہم سب سے پہلے لفظ حجاب کے بارے میں گفتگو کریں گے اور پھر مختلف اقوام و ادیان میں مسئلہ حجاب پر روشنی ڈالیں گے اور آخر میں ہم یہ بتائیں گے کہ کس طرح اسلام نے حجاب کے عورت کی نفسیات کے مطابق ڈھال کر اسے ایک مناسب رخ عطا کیا۔

کلیدی الفاظ: حجاب، ملل، ادیان

لباس اور حجاب کی تاریخ، اتنی ہی پرانی ہے جتنی خلقت بشر کی تاریخ اور تاریخ کے مختلف ادوار میں ہمیشہ اس پر گفتگو ہوتی رہی ہے۔ ہر انسان کی پوشاک اس کی قومی شناخت ہے اور کچھ اقدار اور اعتقادات کی بنیاد پر اس کی نوعیت طے ہوتی ہے۔ بہت سے مفاد پرست لوگ لباس کو ظالمانہ اور جاہلانہ طرز عمل بتاتے ہیں اور یہ دلیل دیتے ہیں کہ اس سے عدم تحفظ کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اور یہ سماجی انصاف کے خلاف بھی ہے، جس سے مرد کے ذریعہ عورت کا اقتصادی استحصال ہوتا ہے اور عورت کو یہ احساس ہوتا ہے کہ خلقت میں وہ مرد سے کمتر ہے لہذا با حجاب عورتوں سے معاشرت نہیں کرنی چاہئے۔۱

ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا حجاب، انسانی وجود کا ایک خاص امتیاز ہے اور فطری و غریزی ہونے کی وجہ سے، ادیان الٰہی اور غیر الٰہی کے اہم اصولوں میں شامل کیا گیا ہے۔ حضرت آدم و حوا کی داستان سے بھی معلوم ہوتا کہ لباس پہننا انسانوں میں ایک فطری عمل ہے:

سورہ اعراف آیت نمبر ۲۲ ''فَدَلَّىٰهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ'' اور جیسے ہی ان دونوں نے چکھا شرمگاہیں کھلنے لگیں اور انہوں نے درختوں کے پتے جوڑ کر کہ شرمگاہوں کو چھپانا شروع کر دیا۔۔۔

حجاب کا لغوی مفہوم

لغوی اعتبار سے لفظ حجاب مصدر حجب یحجب سے بنا ہے اور لغت میں اس کے معنی ڈھکنے، پردہ میں رکھنے اور روکنے کے ہیں۔ ۳

حجاب عربی لفظ ہے اور پردہ، نقاب، ستر (یعنی جس سے خود کو ڈھانپا جائے) کے معنے میں ہے. ۴

شہید مطہری مفہوم حجاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

اس کا عام معنی پردہ ہے اور اگر پوشاک کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے تو عورت کے پشت پردہ واقع ہونے کے معنی میں ہے۔اسی وجہ سے بہت سے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اسلام عورت کو گھر کی چار دیواری میں پس پردہ قید کرنا چاہتا ہے جب کہ اسلام کے نقطہ نظر سے حجاب کا یہ مطلب ہے کہ مردوں سے معاشرت کے دوران عورت اپنے بدن کو ڈھانپے اور خود نمائی سے پرہیز کرے۔

جب عورت اور مرد کے صاف ستھرے سماجی معاشرت کی بات ہوتی ہے تو اس کے لئے حجاب کی ضرورت پڑتی ہے یعنی حجاب کے ذریعہ عورت صحیح طریقہ سے معاشرہ میں اپنا وجود درج کرا سکتی ہے۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ حجاب ، سماجی تعلقات میں انسانی شخصیت کے نکھرنے کا سبب بنتا ہے۔ وہ انسان جو ہمیشہ اپنی خوبصورتی کے لئے فکر مند رہتا ہے وہ زیادہ تر اپنے جسم کی نمائش کے درپے ہوتا ہے اور اس کی زندگی اس کے ارادہ واختیار میں نہیں ہوتی ہے ، وہ اپنے پسند کی زندگی جینے کے بجائے دوسروں کے پسند کے مطابق جینے کی کوشش کرتا ہے۔بے حجاب انسان اپنی خوبصورتی کی نمائش کے درپے ہوتا ہے جس سے انسان کی تحقیر ہوتی ہے اور اس کے رشد وترقی کے اسباب کو نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ عورت کو مرد کی طرح انسانی کمالات کے حصول کی ضرورت ہے لیکن وہ انسان جو اپنی ظاہری خوبصورتی کی نمائش کرتا ہے اور اپنے لباس کا انتخاب ظاہری جذابیتوں کے پیش نظر کرتا ہے ، اسے اپنے وجود اور معاشرے کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا ہے، اس کی نظر میں نہ عورت ہونا کوئی شرف ہے اور نہ ہی انسانیت۔۵

حجاب کے ذریعہ ہم خواتین کے سماجی ہونے کی ضرورت کو پوری کر سکتے ہیں۔ مناسب پوشاک اور عفاف ایک ایسا قانونی طریقہ ہے جس کی مدد سے خواتین پورے اطمینان کے ساتھ مردوں کے شانہ بشانہ معاشرہ میں کام کر سکتی ہیں اور پیشرفت وترقی کے مدارج کو طے کر سکتی ہیں۔

حجاب: قدیم ایران میں

تاریخی متون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک میں پردہ اور حجاب کا چلن تھا لیکن مختلف ادوار میں اس میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اور مختلف سیاسی اور مذہبی رجحانات اس پر اثر انداز ہوئے ہیں۔ دوسری قدیم تہذیبوں کے مقابلہ میں ایرانی قدیم تہذیب میں پردہ اور حجاب کی روایت زیادہ مکمل تھی۔

اس کی شاہد مثال یہ ہے کہ کسی بھی ایرانی کتیبہ میں ایرانی خاتون کو سر برہنہ نہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ روٹ ٹرنر اپنی کتاب "تاریخ لباس" میں عہد قدیم کی ایرانی خواتین کے پردہ نشین ہونے کے بارے اس طرح رقم طراز ہیں:

قدیم ایران کی عورتوں کے مجسمہ بہت کم دستیاب ہیں کیونکہ ایرانی خواتین سماجی سرگرمیوں میں بہت کم حصہ لیتی تھیں۔٦

قدیم ایران کی خواتین کے لباس کے متعلق تاریخ میں بہت سی باتیں موجود ہیں ۔ ویل ڈورنٹ اس سلسلہ میں یوں اظہار خیال کرتے ہیں:

سماج کے اونچے طبقہ کی خواتین ڈھکی ہو پالکی پر بیٹھ کر ہی گھر سے باہر نکلتی تھیں اور ان کو مردوں سے ملنے جلنے کی اجازت بھی نہیں تھی۔ قدیم ایران کے کتیبوں میں کسی بھی خاتون کا چہرہ نظر نہیں آتا ہے۔٧

قدیم ایران میں اونچے طبقے کی خواتین ، عام عورتوں سے الگ نظر آنے کے لئے اپنے چہرے کو ڈھانپتی تھیں اور بالوں کو چھپاتی تھیں۔ اس دور کے ایران میں زرتشتی مذہب رائج تھا اور خواتین پردہ کے لئے برقعہ استعمال کرتی تھیں۔ یہ برقعہ عورتوں کے سر کے بال کو ڈھانپتا تھا اور ان کے گھٹنوں تک پہنچتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ برقعہ عربی روایت ہونے سے زیادہ ایرانی روایت ہے۔٨

پوشاک باستان ایرانیان میں اس طرح تحریر ہے:

.. مرد اور عورت سر کے ڈھانپنے کے انداز سے ایک دوسرے سے پہچانے جاتے ہیں۔٩

ہخامنشی دور کے بارے میں اس طرح تحریر ہے:

اس دور کے موجود مجسموں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا لباس کافی دلچسپ تھا۔ خواتین مستطیل نما برقعہ پہنتی تھیں۔ اس کے اندر لمبے دامن کا لباس ہوتا تھا اور اس کے نیچے ایک دوسرا لمبا لباس پہنتی تھیں جو پیر کی پنڈلیوں تک پہنچتا تھا۔١٠

اشکانی دور کی خواتین بھی ایک قبا پہنتی تھیں جو زانو تک ہوتی تھی اور ایک نقاب ہوتا تھا جسے سر پر ڈالتی تھیں۔١١

ساسانی دور میں حجاب کی بہت اہمیت تھی اور کتابوں ملتا ہے کہ :

اداکارہ کا لباس بھی عام عورتیں کے لباس کی طرح پیروں تک پہنچتا تھا۔ ۱۳

ساسانی دور کے ایرانی بادشاہ کسری کے تین بیٹیوں کو جب حضرت عمر کے پاس لایا گیا تو انہوں نے برقعہ پہن رکھا تھا۔ ۱۳

یونانی خواتین بھی دوسری قوموں کی طرح مخصوص لباس پہنتی تھیں۔ وہ لوگ اپنے چہرہ اور دوسرے اعضاء کو پیروں تک ڈھانپے رہتی تھیں۔ یہ پوشاک بہت خوبصورت اور یونان کے بیشتر حصوں میں رائج تھی۔ فونیشین خواتین لال رنگ کا حجاب پہنتی تھیں ۔

قدیم یونانی مؤلفین کی کتابوں میں بھی لفظ حجاب نظر آتا ہے ۔ ایتاک کے بادشاہ کی بیوی محجبہ تھی۔ اس شہر کے لوگ اپنے چہرے کو بھی کپڑے سے ڈھانپتے تھے۔ اس کپڑے میں آنکھوں کے سامنے دو سوراخ ہوتے تھے جس سے وہ لوگ باہر کا نظارہ دیکھتے تھے۔ اسپارٹا کی لڑکیاں شادی سے پہلے تک کھلے عام گھوم سکتی تھیں لیکن شادی کے بعد مردوں سے پردہ کرتی تھیں۔ اس دور کے آثار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں اپنے سر کو ڈھانپتی تھیں لیکن چہرہ کھلا رہتا تھا اور جب بازار جاتیں تو اپنے چہرہ کو ڈھانپنا لازمی تھا۔ برصغیر کی خواتین بھی پردہ کرتی تھیں۔ رومانیہ کی خواتین کا حجاب زیادہ سخت ہوتا تھا۔ وہ جب گھر سے باہر نکلتی تھیں تو اپنے پورے بدن کو پیروں تک ڈھانپ لیتی تھیں۔ ۱۴

یونانی خواتین میں پردہ کے چلن کے بارے میں مغربی مورخ ویل ڈورنٹ بہت سے دلائل پیش کرتا ہے:

خواتین اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کرنے اور مذہبی تقاریب میں شرکت کے لئے لازمی طور پر حجاب کا استعمال کرتی تھیں۔ ۱۵

یونانی قدیم کہانیوں میں آرٹمیس عفت و پاکیزگی کی دیوی اور یونانی لڑکیوں کے لئے بہترین نمونہ تھیں کیونکہ وہ عفت و تقوی کے زیور سے آراستہ تھیں۔ ۱۶

حجاب قدیم روم میں

رومی خواتین جمہوریت کے پہلے دور میں پردہ نہیں کرتی تھیں ۔اس دور کی خواتین کے بہت سے مجسمے دستیاب ہیں۔آگسٹس کے دور میں (میلاد مسیح کے ۶۳ سال پہلے سے لیکر ۱۴سال بعد تک) عورتوں کے لباس میں اضافہ ہوااور کچھ صدیوں تک یہ عورتیں سر ڈھانپنے کے لئے لمبے سے کپڑے کا استعمال کرتی تھیں۔میلاد مسیح کے پہلے ہزارے کے نصف میں سر کا ڈھاپنااور لمبالباس، شمالی آفریقااور بحیرہ روم کے مشرقی سواحل میں رائج ہوا۔ان علاقوں میں پوشاک کا دوسرا طریقہ رائج تھا جس میں ردا کی طرح ایک بڑے سے کپڑے سے پورے بدن کو ڈھانپ لیا جاتا تھااور عورتیں اور مرد دونوں ہی اسے استعمال کرتے تھے۔اس دور کے پائے جانے والے مجسموں سے صاف طور پر اس علاقے کی عورتوں اور مردوں کے لباس کی نوعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔۱۷

حجاب زرتشتی مذہب میں

قدیم ایران کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ایران کی خواتین ماد خاندان کی بادشاہت کے دور سے ہی مکمل حجاب کرتی تھیں۔ لمبی قمیض، پیروں تک شلوار اور سب سے اوپر ایک برقعہ ۱۸۔ یہ پوشاک پارس کے مختلف خاندانوں میں بھی رائج تھی۔۱۹۔ زرتشت کے زمانے میں (ان سے قبل اور ان کے بعد بھی) ایرانی خواتین مکمل حجاب میں رہتی تھیں ۲۰۔ تاریخی متون کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ قدیم ایران میں سر کے بال کو ڈھانپنا اور لمبے لباس کا پہننا عام بات تھی اور عورتیں اگرچہ پوری آزادی کے ساتھ گھر کے باہر آتی جاتی تھیں اور مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی تھیں لیکن یہ سارے کام مکمل حجاب اور پردہ کے ساتھ ہوتے تھے اور غلط تعلقات سے پرہیز کیا جاتا تھا۔

ایران کے اونچے طبقے کی خواتین میں حجاب اس شدت سے رائج تھا کہ جب خشایار شاہ اپنی ملکہ وشی کو بنا حجاب کے دربار میں آنے کے لئے کہتا ہے تاکہ درباری اس کی خوبصورتی سے محظوظ ہوسکیں تو وہ اس بات سے انکار کرتی ہے اور ملکہ کا لقب اس کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔۲۱

زرتشتی خواتین میں حجاب کی اہمیت اس حد تک تھی کہ انوشیروان کی بیٹیاں جب اسیر ہوئیں تو انہوں نے تازیانہ کھانا پسند کیا لیکن اپنے پردہ اور حجاب سے دستبردار نہیں ہوئیں۔۲۲

قدیم ایران میں حجاب کے بارے میں ویل ڈورنٹ تحریر کرتا ہے:

زرتشت پیغمبر کے دور میں خواتین کو معاشرہ میں اعلی درجہ اور پوری آزادی حاصل تھی ... شادی شدہ خواتین اپنے باپ یا بھائی سے نہیں مل سکتی تھیں۔ اس دور کے مجسموں میں کسی بھی خاتون کا چہرہ نظر نہیں آتا اور نہ ہی ان کا نام دکھائی دیتا ہے۔

ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم ایران میں حجاب اور پردہ پر سختی سے عمل درآمد ہوتا تھا یہاں تک کہ شوہر دار عورت کا باپ اور بھائی بھی اس کا محرم شمار نہیں ہوتا تھا۔ ایرانیوں کے پوشاک کے بارے میں ملتا ہے کہ زرتشتی خواتین کا لباس بختیاری اور لُری خواتین کے لباس سے ملتا جلتا ہے۔ ۲۳

حجاب دین یہود میں

پوشاک اور لباس پہننا ایک فطری امر ہے اور دین یہود بھی اس سے مستثنی نہیں ہے اور قدیم زمانے سے اس پر عمل ہوتا آرہا ہے۔ کچھ مورخین اور دانشوروں کا یہ مفروضہ ہے کہ ایران اور عرب اور دوسرے اقوام میں حجاب کی جو روایت ہے اس کی وجہ قوم یہود سے ان کے تعلقات ہیں۔ یہودیوں میں حجاب کی شدت کے بارے میں بہت سی باتیں دستیاب ہیں۔

تلمود کے اخلاقی اصول میں اس طرح درج ہے:

اگر کوئی خاتون یہودی قانون کو توڑتی ہے ۔مثال کے طور پر سر پر کوئی کپڑا ڈالے بغیر گھر سے باہر نکلتی ہے، یا کسی بھی مرد سے باتیں کرتی ہے، یا گھر میں اتنی بلند آواز سے بات کرتی ہے کہ پڑوسی اس کی آواز سنتے ہیں تو ایسی صورت میں اس کا شوہر بنا مہر ادا کئے اسے طلاق دے سکتا ہے۔ ۲۴

تلمود کے دوسرے حصہ میں اس طرح تحریر ہے:

انسان کو ہر اس چیز سے دوری اختیار کرنی چاہئے جس سے اس کی نفسانی خواہشات بے قابو ہو جاتی ہے۔ حد سے زیادہ بولنا نہیں چاہئے اور کبھی بھی کسی عورت کے پیچھے نہیں چلنا چاہئے چاہے وہ اس کی بیوی ہی کیوں نہ ہو۔ کسی عورت کے پیچھے چلنے سے بہتر ہے کہ انسان کسی شیر کے پیچھے چلے۔ ۲۵

ان سب باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ دین یہود اور قانون تلمود میں حجاب پر اتنی سخت تاکید کی گئ ہے جس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ اسی طرح موجودہ توریت اور تلمود سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء اور بزرگان بنی اسرائیل

کی ازواج حجاب کا خیال رکھتی تھیں اور حجاب کی پابندی نہ کرنے کو قوم بنی اسرائیل پر عذاب نازل ہونے کی ایک وجہ مانا گیا ہے۔ مورخین اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ پوری تاریخ میں یہودی خواتین میں حجاب رائج تھا اور اس کو رعایت نہ کرنے کی صورت میں سزا ملتی تھی خاص کر شادی شدہ عورتوں کے لئے۔

یورپ میں رنسانس اور سماجی تبدیلیوں کے بعد اور دین گریزی کے ماحول کی وجہ سے شعائر مذہبی جیسے کہ حجاب اور پردہ کا مفہوم کمزور ہوتا گیا اور سماجی تبدیلیوں سے متاثر ہو کر بعض یہودی عورتیں حجاب کو چھوڑ کر نقلی بال وغیرہ کا استعمال کرنے لگیں ۔۲۶

اس بات میں شک نہیں کہ دین یہود میں حجاب کی بنیاد، توریت کی آیتوں پر استوار تھی اور بہت سی آیتوں میں لفظ برقعہ استعمال ہوا ہے جو پردہ اور حجاب اور چہرہ کو چھپانے کے معنی میں ہے۔ اسی طرح نامحرموں سے سر کے بال چھپانے پر بہت تاکید ہوئی ہے۔ دین یہود میں حجاب ایک بدیہی امر ہے اور حجاب کی اتنی اہمیت ہے کہ بعض اوقات گنہکار عورت کو سزا دینے کے لئے اسے بے حجاب ہونے کے لئے کہا جاتا تھا۔ ۲۷

حجاب دین عیسائیت میں

عیسائیت میں بھی دوسرے ادیان کی طرح حجاب پر تاکید کی گئی ہے ۔ عیسائیت نے نہ صرف حجاب کے سلسلہ میں دین یہود کے اصول کو تبدیل نہیں کیا بلکہ اس کے سخت قوانین کو جاری رکھا اور بعض موارد میں زیادہ سختی کے ساتھ حجاب پر تاکید کی۔ دین یہود میں گھر بسانا اور شادی کو ایک مقدس امر مانا جاتا تھا لیکن عیسائیت میں تجرد کو مقدس مانا گیا اور اسی وجہ سے جنسی ہیجان کو ختم کرنے کے لئے عورتوں کو حکم دیا گیا کہ مکمل طور پر حجاب اور عفت کی پابندی کریں اور ہر طرح کی زینت سے پرہیز کریں ۔ عیسی مسیح صلح و دوستی کے پیغمبر ہیں اور انہوں نے دنیاوی امور اور دنیاوی لذتوں کو ترک کرنے پر تاکید کی ہے اور اسی کے نتیجہ میں چوتھی اور پانچویں صدی میں عیسائیت میں رہبانیت کا ظہور ہوا اور عیسائی راہبہ خواتین حجاب اور عفت کی پابندی کے ساتھ لوگوں کی خدمت رسانی میں مشغول ہوئیں۔

رنسانس کے بعد اور دینی بنیاد کے کمزور ہونے کی وجہ سے تمام دینی شعائر منجملہ حجاب کی پابندی میں سستی پیدا ہوئی اور صنعتی انقلاب نے اس سستی اور کمزوری میں مزید اضافہ کیا۔ گذشتہ صدیوں میں سیکولریزم کے فروغ کی وجہ سے حجاب کی پابندی بالکل کمزور پڑ گئی۔۲۸

عیسائی دانشور جرجی زیدان تاریخ حجاب کے بارے میں اس طرح رقم طراز ہیں :

اگر حجاب سے بدن کا ڈھانپنا مراد ہے تو یہ اسلام سے قبل بلکہ عیسائیت سے پہلے موجود تھا اور دین عیسائیت نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ اور قرون وسطی کے اواخر تک یوروپ میں اس کا چلن رہا ہے اور اس کے آثار اب بھی یوروپ میں موجود ہیں۔۲۹

ویل ڈورنٹ عیسائی خواتین کی عملی سیرت کے بارے میں لکھتے ہیں:

عیسائی پادریوں نے برقعہ کو اخلاق عیسوی کا جزء بتایا اور ان کے حکم سے عورتوں نے حریر زربفت کے برقعے بنوائے۔۳۰

تاریخی متون سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت اور عبادت کے وقت برقعہ کا استعمال، اخلاق عیسوی کا جزء تھا اور چرچ تک میں بھی مردوں سے اختلاط منع تھا اور کسی بھی طرح کی زینت منع تھی۔۳۱

حجاب: دین اسلام میں

اسلام سب سے زیادہ مکمل الٰہی دین ہے جو اللہ تعالیٰ کے طرف ہمیشہ کے لئے اور عالم بشریت کے لئے نازل ہوا ہے ۔اس دین میں پردہ اور حجاب کے قانون کو اصلاح کرکے اور مناسب طریقے سے معاشرہ کے لئے پیش کیا گیا ہے اور اس طرح عورتوں کے حجاب کے سلسلہ میں غلط باتوں سے پرہیز کیا گیا ہے اور قانون حجاب کی تشریع کے لئے انسانی فطرت و غریزہ کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

سورہ روم کی آیت نمبر ۳۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ خلقت اور قانون گزاری کو ایک دوسرے سے ہماہنگ ہونا چاہئے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں لباس اور پوشاک جیسی نعمت سے نوازا ہے (سورہ اعراف آیت نمبر ۲۷) حجاب کے تئیں عورتوں کے اندرونی شوق کو شریعت کے ذریعہ اور مستحکم کیا گیا تاکہ عورت کی گوہر ہستی کی حفاظت ہوسکے اور معاشرہ فساد و تباہی کے دلدل میں جانے سے محفوظ رہ سکے۔

ابن عباس سے منقول ہے:

آدم علیہ السلام کا جنت میں ایک مختصر رہائش کے بعد ہندوستان کے نوذ نامی پہاڑ پر ہبوط ہوا اور حوا جدہ میں اتریں۔ وہ لوگ برہنہ تھے۔ اللہ تعالی نے حکم دیا کہ آدم جنت سے اپنے ساتھ لائے آٹھ جوڑے بھیڑوں میں سے ایک کو ذبح کریں۔ پھر حوا نے اس کے اون کو بنا اور آدم نے اس اون سے ایک لمبا لباس اپنے لئے اور ایک قمیض اور اسکارف حوا کے لئے تیار کیا۔ اس طرح اس دور کے انسان نے اپنے جسم کو پوشاک سے ڈھانپا اور خود کو برہنگی کی شرمندگی سے نجات دلائی۔ ۳۲

ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حجاب اور پردہ کا چلن اسلام سے پہلے موجود تھا اور خلقت کے آغاز سے اور آسمانی شریعت کے نازل ہونے سے پہلے سے انسان کو حکم دیا گیا کہ اپنے آپ کو ڈھانپے۔ یا ایرانی شہزادیوں کی کہانی جب حضرت عمر نے ان سے کہا کہ وہ اپنے حجاب کو ہٹائیں تو حضرت علیؑ نے رسول خداؐ کی ایک روایت نقل کی اور خلیفہ اول اپنے کئے سے پشیمان ہوئے۔ آنحضرت نے فرمایا:

میں نے پیغمبر اسلام سے سنا ہے کہ خوار اور حقیر ہونے والی قوم کو محترم اور شریف سمجھو۔ ۳۳

ان ساری باتوں اور حقائق سے حیات بشری کے مختلف مراحل میں حجاب کی موجودگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ حجاب کے سلسلہ میں سب سے اہم آیت، آیہ غض بصر یعنی چشم پوشی ہے: سورہ نور آیت آیت ۳۰ و ۳۱ :

”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ * وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ و وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا“ ترجمہ: پیغمبر آپ مومنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں کہ یہی زیادہ پاکیزہ بات ہے اور بے شک اللہ ان کے کاروبار سے خوب باخبر ہے۔ اور مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں علاوہ اس کے جو از خود ظاہر ہے۔ ۳۴۔

فلسفہ حجاب کو سمجھنا بہت ضروری ہے جس کو سمجھنے کے بعد اسلامی پہناوے کی تہذیب بھی سمجھ میں آجائے گی۔ اسلامی نقطہ نظر سے احکام کی تشریع کا مقصد قرب خداوندی ہے جو تزکیہ نفس اور تقوی سے حاصل ہوتا ہے (حجرات، آیت ۱۳) اسلامی حجاب کے وجوب کا مقصد بھی طہارت اور عفت و پاکدامنی کا حصول ہے (نور،

آیت ۲۱) مختلف احادیث اور روایتوں میں حجاب کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔امام علیؑ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں: ''عورت کا پوشیدہ رہنا اس کے لئے بہتر ہے اور اس کی خوبصورتی کو بڑھاتا ہے''۔۳۵

ان ساری باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی حجاب کا مفہوم یہ ہے کہ نامحرم مردوں سے گفتگو کے دوران عورت اپنی پوشاک اور اپنے رویہ پر دھیان دے اور شرعی حدود کی رعایت کرے یعنی حجاب نامحرم مرد اور عورت کے درمیان ایک طرح کا حائل ہے جس کی وجہ سے دوسروں کی ناموس محفوظ رہتی ہے اور انسانی شان پر کوئی آنچ نہیں آتی ہے۔اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اسلام نے خواتین کے لئے خاص احکام وضع کئے ہیں جن میں مختلف زمانے اور مختلف جگھوں پر تبدیلی آسکتی ہے۔لیکن اصل بات یہ ہے کہ عورت کی انسانی قدر و منزلت محفوظ رہے اور تمام اسلامی فرق میں حجاب واجب ہے اور اس سلسلہ میں ان میں کوئی اختلاف رائے نہیں ہے کہ عورت کو نماز ادا کرتے وقت اور نامحرم مرد کے سامنے سر کے بال اور پورا بدن سوائے چہرہ اور ہاتھ کے ڈھانپنا چاہئے۔۳۶

نتیجہ

اس مقالہ میں ہم نے حجاب کے مسئلہ کا اسلام اور دیگر ادیان اور قدیم تہذیبوں کے حوالے سے مطالعہ کیا۔ہم نے مقالہ میں اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی ہے کہ کیا حجاب صرف اسلام میں ہے اور دوسرے توحیدی ادیان یا قدیم تہذیبوں میں اس کا چلن نہیں تھا؟اس مقالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ مسئلہ حجاب اسلام کے علاوہ دوسرے الٰہی ادیان اور قدیم تہذیبوں میں بھی بہت اہم تھا۔تاریخی متون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں میں حجاب کا چلن پایا جاتا تھا اگرچہ حکام کے ذاتی سلیقہ کی وجہ اس میں زیادتی یا کمی بھی ہوئی لیکن کبھی بھی بالکل ختم نہیں ہوا۔مورخین نے شاذ و نادر عورتوں کے نامناسب لباس کا تذکرہ کیا ہے۔ادیان توحیدی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ادیان اور اسلامی فرقوں میں حجاب کا واجب ہونا تسلیم شدہ بات ہے۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ ادیان چہارگانہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی بنسبت دوسرے الٰہی ادیان میں حجاب اور پہناوے پر زیادہ شدت سے زور دیا گیا ہے۔مورخین نے نہ صرف دین یہود میں پردہ کے رواج کی بات کہی ہے بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ کتنی سختی سے اس پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حجاب قدیم الایام سے مختلف اقوام اور تہذیبوں میں رائج تھا اور اسلام نے صرف اسے سماجی مصلحتوں سے ہماہنگ کرتے ہوئے مذہبی حکم کے دائرے میں قرار دیا ہے۔مثال کے طور پر دوسرے ادیان (یہودی، عیسائی اور زرتشتی) میں چہرہ کو ڈھانپنا اخلاقی فریضہ ہے لیکن اسلام میں چہرہ کو چھپانا واجب نہیں ہے اور اکثر فقہاء اس موضوع پر متفق القول ہیں۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام میانہ روی کا راستہ اختیار کرتے ہوئے افراط و تفریط سے بچتا ہے۔اسلامی حجاب میں لاپرواہی کرنا نقصان دہ ہے اور بے جا شدت پسندی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔اس طرح کا حجاب عورت کی فطری عفت سے ہماہنگ ہے۔

اسلام نے میانہ روی اختیار کرتے ہوئے اور زندگی کے مختلف کے شعبوں میں خواتین کی آزادی کو مد نظر رکھتے ہوئے، حجاب کو واجب قرار دیا ہے اور اس کے حقیقی فلسفہ کے مد نظر، بنا کسی محدودیت کے عورت کو ظاہری اور باطنی خطروں اور نقصانات سے محفوظ رکھا ہے۔اسلامی حجاب جس طرح مغربی ممالک بتاتے ہیں عورت کو گھر میں قید کرنے یا سماجی مسائل سے دور رہنے کے مترادف نہیں ہے بلکہ اسلامی حجاب سے مراد یہ ہے کہ غیر مرد سے سماجی معاشرت کے دوران عورت اپنے سر کے بال اور دیگر اعضاء کو چھپائے اور خودنمائی سے پرہیز کرے۔

اس سلسلہ کی آخری بات یہ ہے کہ اگرچہ کسی بھی دین میں حجاب کے لئے کسی خاص لباس کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا ہے اور پردہ کا حکم کلی طور پر ہے لیکن پردہ اور برقعہ کا استعمال سبھی ادیان میں رائج رہا ہے اور یہ بات طے ہے کہ اسلام سے پہلے بھی دوسرے ادیان اور قوموں میں حجاب کا چلن رہا ہے اور اسلام نے صرف اس کے حدود کو شریعت کے حوالے سے متعین کیا ہے۔ تو یہ دعوی کیا جاسکتا ہے کہ حجاب کی جڑیں انسانی فطرت میں پیوست ہیں "فَدَلّٰهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ..." اور جیسے ہی ان دونوں نے چکھا شرمگاہیں کھلنے لگیں اور انہوں نے درختوں کے پتے جوڑ کر چھپانا شروع کردیا۔۳۶۔سورہ اعراف آیت، نمبر ۲۲

اس آیت کے مطالعہ سے حجاب کے فطری ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ مرتضٰی مطہری، مسئلہ حجاب (قم، انتشارات صدرا)

۲۔ اعراف، آیہ ۲۲

۳۔ حسین حسینی، سراج (تہران، مرکز پژوھش ھای اسلامی صدا و سیما، ۱۳۸۰) ص ۲۴۳

۴۔ علی آشنایی، حجاب در ادیان الٰہی (قم، اشراق، ۱۳۷۳) ص ۱۰

۵۔ ناتانیل براندل، روانشناسی حرمت خود، ترجمہ جمال ھاشمی، ۱۳۸۳

۶۔ میترا مہر آبادی، زن ایرانی بہ روایت سفر نامہ نویسان فرنگی (تہران، انتشارات آفرینش، ۱۳۷۹)

۷۔ ویل ڈورانٹ، تاریخ تمدن، ترجمہ احمد آرام ودیگران (تہران، انتشارات علمی وفرہنگی، ۱۳۷۶) ص ۴۳۴

۸۔ لسایت ویکی پریا

۹۔ جلیل ضیاء پور، پوشاک باستانی ایرانیان (تہران، انتشارات ھنر ہای زیبای کشور، ۱۳۴۳)

۱۰۔ محمد فرید وجدی، دایرۃ المعارف قرن ۲۰ تا ۱۴، (مصر، مطبعہ دایرہ المعارف القرآن المعشرین) ص ۷۵

۱۱۔ سابق، ص ۱۹۷

۱۲۔ علی سامی، تمدن سانانی (شیراز، ۱۳۶۸) ص ۱۸۶

۱۳۔ فتحیہ فتاحی زادہ، حجاب از دیدگاہ قرآن وسنت، ج ۱ (قم، انتشارات حوزۂ علمیہ قم) ص ۲۴

۱۴۔ محمد فرید وجدی، مذکورہ، ص ۳۳۵

۱۵۔ ویل ڈورانٹ، مذکورہ، ص ۳۴۰

۱۶۔ سابق، ص ۵۲۰

۱۷۔ سایت تبیان، ۱۳۸۲

۱۸۔ جلیل ضیاء پور، مذکورہ، ص ۱۷۔ ۲۶

۱۹۔ سابق، ص ۴۷۔ ۱۹۴

۲۰۔ علی آشتیانی، مذکورہ، ص ۹۵

۲۱۔ فرہست قائم مقامی، آزادی یا اسارت (بی جا)، ص ۱۰۶

۲۲۔ علی آشتیانی، مذکورہ، ص ۸۹

۲۳۔ عسکری، ص ۳

۲۴۔ ویل ڈورانٹ، مذکورہ، ج ۴، ص ۴۹۱

۲۵۔ سابق، ص ۴۶۰

۲۶۔ سایت ویکی پدیا

۲۷۔ تورات، کتاب روت، سفر اعداد، باب دوم، فقرہ ۸۔ ۱۰

۲۸۔ سایت ویکی پدیا

۲۹۔ جرجی زیدان۔ تاریخ تمدن اسلام، ترجمۂ جواہر کلام، ص ۹۴۲

۳۰۔ ویل ڈورانٹ، مذکورہ، ج ۱۳، ص ۴۹۸۔ ۵۰۰

۳۱۔ علی آشتیانی، مذکورہ، ص ۱۲۸۔ ۱۳۰

۳۲۔ فتحیہ فتاحی زادہ، مذکورہ، ص ۸۳

۳۳۔ سابق، ص ۹۵

۳۴۔ نور، آیہ ۳۴

۳۵۔ فتحیہ فتاحی زادہ، مذکورہ، ص ۹۸

۳۶۔ اعراف، آیہ ۲۲